خطبہ جمعہ

بعنوان

سُنن مهجوره

(یعنی وہ مبارک سنتیں؛ جن پرعمل چھوڑ دیا گیا ہے)

سلسلة منبر الحكمة

153

بتاریخ: 19 جولائی 2019

بمطابق: ١٥ ذو القعدة ١٤٤٠ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اهم نكات

❀ اِحیائے سنت کی ضرورت واہمیت

❀ اسلاف میں سنتوں پرعمل پیرا ہونے کا شوق

❀ سنن مھجورہ کا تذکرہ ❀ سنتوں پرعمل اور تبلیغ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّى عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

گزشتہ جمعے کا خطبہ ''سنت کا مقام'' کے عنوان سے تھا، جس میں قرآن وسنت، آثارِ صحابہ اور اقوالِ ائمہ کی روشنی میں یہ وضاحت کی گئی تھی کہ امورِ شریعت کی تعلیم اور تفہیم کے لیے صرف قرآن ہی کافی نہیں ہے بلکہ حدیث وسنت بھی اسی قدر اہم اور ضروری ہیں۔

اس خطبہ جمعہ میں ''سنن مھجورہ'' کا تذکرہ ہوگا، یعنی وہ مبارک سنتیں جن پر عمل کرنا چھوڑ دیا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ سنتیں صحیح اور مستند نہیں ہیں، بلکہ صرف ہماری کاہلی، تساہلی، بے توجہی اور لاپروائی کی وجہ سے ان پر عمل نہیں ہو رہا۔ ان احادیثِ مبارکہ میں سے نمایاں حدیثیں آج آپ کے سامنے پیش کریں گے، تاکہ ہم اجتماعی طور پر احیائے سنت کا فریضہ ادا کرسکیں۔

اِحیائے سنت کی ضرورت واہمیت:

ان مبارک سنتوں کے تذکرے سے پہلے اس کا بیان ضروری سمجھتا ہوں کہ احیائے سنت کیوں ضروری ہے؟ اس سلسلے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان ملاحظہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمایئے:

مَـا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِنْ عَامٍ إِلَّا أَحْدَثُوا فِيهِ بِدْعَةً وَ أَمَاتُوا سُنَّةً، حَتّٰى تَحْيَ الْبِدَعُ وَتَمُوتُ السُّنَنُ.

''لوگوں پر جو بھی سال آئے گا وہ اس میں نئی نئی بدعات جاری کر لیں گے اور سُنت کا خاتمہ کرنے لگیں گے، یہاں تک کہ بدعتیں زندہ ہو جائیں گی اور سُنتیں مر جائیں گی۔''

[رجاله ثقات] مجمع الزوائد للهيثمي: 1/ 188

دورِ موجود کے فتنے اور جہالتیں دیکھی جائیں تو بلاشبہ اس قول کی صداقت واضح ہو جاتی ہے۔ ہر گزرتے سال کے ساتھ نئی نئی بدعات سامنے آ رہی ہیں، جنہیں دین کے نام پر عوام کے پلّے باندھ دیا جاتا ہے اور وہ ساری ساری زندگی ان ہی بدعات پر قائم رہتے ہیں۔

واللہ! یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کے ماننے والوں میں آپ کی سُنتیں متروک ومہجور ہوتی چلی جائیں اور بدعات وخرافات فروغ پاتی چلی جائیں۔ اس سلسلے میں ہم سب پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ ہم سنتوں کا اِحیاء کریں، عمل کے ذریعے سنتیں زندہ کریں اور بدعات کا خاتمہ کرنے میں ہر طرح کا کردار ادا کریں۔

اسلاف میں سنتوں پر عمل پیرا ہونے کا شوق:

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ میں نبی کریم ﷺ کی سُنتوں کو سیکھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے میں بہت ذوق وشوق پایا جاتا تھا۔ جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

كُـنْـتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْزِلُ يَومًا وَأَنْزِلُ يَومًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِـئْتُـهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مِثْلَ ذٰلِكَ.

''میں اور میرا انصاری پڑوسی بنواُمیہ بن زید (کے محلے) میں رہا کرتے تھے جو مدینے کی (مشرقی جانب) بلندی کی طرف تھا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باری باری آتے تھے۔ ایک دن وہ آتا اور ایک دن میں آتا۔ جس دن میں آتا، اس دن وحی وغیرہ کا حال میں اسے بتا دیتا اور جب وہ آتا تو وہ بھی ایسے ہی کرتا۔''

صحيح البخاري: 89

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین وسنن مبارکہ سننے اور جاننے کا اس قدر شوق ہوا کرتا تھا کہ انصاری اور مہاجر دونوں صحابیوں نے دِن بانٹ رکھے تھے کہ ایک دن میں رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور تم اپنے کام پر چلے جانا، میں شام کو آ کر تمہیں سب بتا دِیا کروں گا اور اگلے دن میں کام کے لیے جاؤں گا اور تعلیم کی یہ ذِمہ داری تم نبھانا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جو بھی حدیث رقم کی اس پر عمل ضرور کیا، حتیٰ کہ مجھے اس حدیثِ مبارکہ علم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے حجامہ لگوایا تھا اور (حجامہ لگانے والے) ابوطیبہ کو ایک دینار دیا تھا۔ تو میں نے جب حجامہ لگوایا تو لگانے والے کو ایک دینار دِیا۔

تدريب الراوي: 2/ 144 ۔ سير أعلام النبلاء: 11/ 213 ۔ مناقب الإمام أحمد بن حنبل لابن الجوزي، ص: 232

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے جس بھی حدیث کا علم ہو جاتا تھا اس پر عمل ضرور کرتا تھا، خواہ ایک بار ہی کروں۔

سير أعلام النبلاء: 7/ 242

ان باتوں کے مطالعے سے ہم میں بھی یہ ذوق وشوق پیدا ہونا چاہیے کہ نبی ﷺ کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہر سنتِ مبارکہ ہمارے نامہ اعمال کو زینت بخشے۔

سنن مہجورہ کا تذکرہ

اب ہم ان مبارک، مستند اور نمایاں سنتوں کا تذکرہ کرتے ہیں جن پر عمل کرنا چھوڑ دیا گیا ہے۔

①اذان کا جواب دینا:

آج کل اس سنت پر بہت کم عمل کیا جاتا ہے بلکہ اذان کا ادب بھی ملحوظ نہیں رکھا جاتا، اذان ہو رہی ہوتی ہے اور لوگ گپ شپ میں مصروف ہوتے ہیں، جواب دینا تو کجا؛ خاموشی سے اذان سنی بھی نہیں جاتی، اور پھر اذان مکمل ہونے کے بعد درود شریف یا دعا پڑھنے کا اہتمام بھی نہیں ہوتا۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ))

''جب تم مؤذن کو سنو تو ویسے ہی کہو جیسے وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو۔''

صحيح مسلم: 384

② تحيّة المسجد:

یعنی بندہ جب مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرے۔ اس کا اہتمام بہت کم کیا جاتا ہے۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلاَ يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ))

''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ تب تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعات نماز نہ پڑھ لے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری: 2/ 57 ۔ صحیح مسلم: 714

③فرض نمازوں کی سنتوں کا اہتمام:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَـنْ ثَابَرَ عَلٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً مِنَ السُّنَّۃِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِـی الْـجَـنَّۃِ: أَرْبَـعِ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّھْرِ ، وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا ، وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)).

''جس شخص نے بارہ سنتیں ادا کرنے کا اہتمام کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا (وہ بارہ سنتیں یہ ہیں:) ظہر سے پہلے چار رکعات اور دو رکعات اس کے بعد، مغرب کے بعد دو رکعات، عشاء کے بعد دو رکعات اور فجر سے پہلے دو رکعات۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 414

④اذان اور اقامت کے درمیان دعا:

اکثر ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت یا تو تاخیر سے مسجد میں آنے کی وجہ سے ضائع کر دیتے ہیں، یا مسجد میں بیٹھ کر گپ شپ لگاتے رہتے ہیں، یا پھر خاموش بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتے رہتے ہیں، جبکہ یہ وقت قبولیت کا ہوتا ہے اور اس وقت میں کثرت سے دعا کرنی چاہیے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَۃِ)).

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دُعا رَد نہیں کی جاتی۔''

سنن أبی داود: 521

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑤ نماز پڑھتے ہوئے آگے سُترہ رکھنا:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلٰى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهُ))

''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو اسے سُترے کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنی چاہیے اور سُترے کے قریب کھڑا ہونا چاہیے (تاکہ کوئی درمیان میں سے بھی نہ گزر سکے)۔''

[حسن صحیح] سنن أبي داود: 698 ۔ سنن ابن ماجه: 954

⑥ سفر سے واپسی پر مسجد میں دو رکعات:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ.

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں جاتے، وہاں دو رکعات ادا فرماتے، پھر لوگوں سے ملاقات کے لیے بیٹھتے۔''

صحيح البخاري: 4418 ۔ صحيح مسلم: 2769

⑦ گھر میں نفل نماز پڑھنا:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاتِكُمْ وَلاَ تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا))

''اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں بھی ادا کیا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔''

صحيح البخاري: 432 ۔ صحيح مسلم: 777

معلوم ہوا کہ جس گھر میں نمازیں نہیں پڑھی جاتیں وہ گھر قبرستان کے مانند ہے۔ لہٰذا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نفل نماز اپنے گھر میں ادا کرنے کی سنت کو زندہ کرنا چاہیے۔

⑧ ہمہ وقت باوضو رہنے کی کوشش:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ الصَّلاَةَ، وَلاَ يُحَافِظُ عَلَى الْوضُوءِ إِلاَّ مُؤْمِنٌ)).

''استقامت اختیار کرو، حالانکہ تم (بآسانی) ایسا نہیں کر سکتے ہو، اور یاد رکھو کہ تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل نماز ہے، اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) وضو کی حفاظت صرف مومن ہی کرتا ہے۔''

[صحيح] سنن ابن ماجه: 277

حفاظت سے مراد یہ ہے کہ آدمی ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرے۔

⑨ مسواک کا اہتمام:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ))

''اگر میں اپنی اُمت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں لازماً انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔''

صحيح البخاري: 887

⑩ نمازِ استخارہ:

استخارہ کی سنت بھی آج تک متروک ہو چکی ہے، حالانکہ یہ اتنا عظیم عمل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں استخارہ ایسے سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ اپنے دِینی اور دُنیوی؛ ہر طرح کے کام کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھلائی اور برائی جاننے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مشورے کی ایک صورت ہے، اور جس کام میں اللہ سے مشورہ کرلیا جائے اس میں انسان کو بھلا کیسے خسارہ ہوسکتا ہے؟!

استخارہ کرنے کا طریقہ بہت ہی آسان ہے۔ مروّجہ طریقے سب من گھڑت ہیں۔ ہر آدمی اپنے کام کے لیے خود استخارہ کرسکتا ہے اور خود ہی کرنا چاہیے۔ یہ کوئی ایسی سائنس نہیں ہے کہ جو مولوی صاحب یا پیر صاحب سے ہی کروائیں گے تو ٹھیک رہے گا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اچھی طرح وضوء کرے، پھر دو رکعت نماز ادا کرے اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر مندرجہ ذیل دعا پڑھے، اور دعا میں مذکور الفاظ اَنَّ هٰـذَا الْاَمْـرَ کی جگہ اپنے کام کا ذِکر کرے، لیکن اگر عربی سے ناواقفیت کی بنا پر ایسا ممکن نہ ہو تو اپنے کام کو ذہن میں رکھ کر اسی طرح دعا پڑھ لے۔ استخارہ، نماز کے ممنوعہ اوقات کے علاوہ دِن کے کسی بھی حصے میں کیا جاسکتا ہے، رات کے وقت کرنا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی اس کے نتیجے کا خواب میں دکھائی دینا درست بات ہے۔ اس کا نتیجہ بس یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیتا ہے۔ دعائے استخارہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ العَظِيمِ ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلاَ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الاَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِي بِهٖ.

''اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر و بھلائی طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے بدولت میں تجھ سے قدرت کا طلبگار ہوں اور میں تجھ سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ یقیناً تو قدرت رکھتا ہے اور میرے پاس قدرت نہیں ہے اور تو جانتا ہے اور مجھے علم نہیں ہے، تو غیب کی باتوں کا بخوبی علم رکھتا ہے۔اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دِین، میری زندگی اور میرے اُخروی انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میری قدرت میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر میرے لیے اس میں برکت فرما دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دِین، میری زندگی اور میرے اُخروی انجام کے اعتبار سے بُرا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور جس کام میں بھی خیر و بھلائی ہے؛ اسے میرے مقدر میں کر دے، پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔''

صحيح البخاری: 1109

⑪ تین بہترین اعمال:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلاَثٍ لاَ أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوتَ: صَوْمِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلاَةِ الضُّحٰى، وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ۔

''مجھے میرے بڑے ہی پیارے دوست (حضرت محمد ﷺ) نے تین اعمال کی وصیت فرمائی کہ میں مرتے دم تک ان کو نہ چھوڑوں: ① ہر مہینے میں تین دن کے روزے ② نمازِ اشراق کی ادائیگی ③ اور نمازِ وِتر پڑھ کر سونا۔''

صحيح البخاری: 1178

⑫ سفر کی دعا:

ہم سفر کی دعا پڑھنے میں بہت سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں جبکہ اس دعا کی برکت سے انسان حادثات وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی سنت مبارکہ پر عمل کی وجہ سے اجر وثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر پر نکلنے لگتے تو اپنے اونٹ پر ٹھیک ہو کر بیٹھ جاتے، پھر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ، وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ.

''وہ ذات نہایت پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا، حالانکہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے، اور بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

صحیح مسلم: 1342

⑬ کھانے پینے میں اعتدال:

ہم آج کل بہت سی بیماریوں کا شکار اسی وجہ سے ہیں کہ ہمارے کھانے پینے کے نظام میں اعتدال نہیں رہا۔ اگر اعتدال سے کھایا پیا جائے تو جسم بھی توانا رہتا ہے، صحت بھی بحال رہتی ہے اور انسان پر سستی و کاہلی کا بھی غلبہ نہیں ہوتا۔ سیدنا مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ لُقَيْمَاتٍ يُقِمْنَ صُلْبَهُ ، فَإِنْ كَانَ لَابُدَّ فَثُلُثٌ طَعَامٌ ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ ، وَثُلُثٌ نَفَسٌ)).

''آدمی اپنے پیٹ سے بُرا کوئی برتن نہیں بھرتا، حالانکہ ابنِ آدم کو تو چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں، لیکن اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو ایک تہائی کھانا ہو، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے چھوڑ دے۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 2380 ۔ سنن ابن ماجه: 3349

درحقیقت کھانے کا مقصد صرف صحت او زندگی بحال رکھنا ہوتا ہے، اسی لیے فرمایا کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس کے لیے تو چند لقمے ہی کافی ہیں، کیونکہ انسان کی زندگی کا مقصدِ اصلی یہ ہے کہ وہ اپنی اس مستعار زندگی کو اس کے حقیقی مالک کی عبودیت و بندگی اور اس کے دِین کی خدمت میں کھپا دے اور اُخروی امتحان کی تیاری کے لیے ملنے والی اس قیمتی مہلت کو فقط ہوائے نفسانیہ کی تکمیل میں ہی نہ ضائع کر دے۔ لیکن اگر زیادہ کھانے کو جی چاہے تو اس کے لیے بھی یہ ضابطہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اپنے سارے پیٹ کو کھانے سے ہی نہیں بھر لینا چاہیے، بلکہ اس کے تین حصے کیے جائیں: ایک حصہ کھانے کے لیے، ایک پانی کے لیے اور ایک سانس لینے کے لیے خالی چھوڑ دیا جائے۔

⑭ **بیٹھ کر کھانا پینا:**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

''آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہو کر پانی پیے۔''

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا: کھڑے ہو کر کھانے کا کیا حکم ہے؟ تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ذَاكَ أَشَرُّ أَوْ أَخْبَثُ.

''یہ تو اس سے بھی زیادہ برا اور خبیث کام ہے۔''

صحیح مسلم: 2024

توضیح: بعض روایات میں نبی ﷺ کا کھڑے ہو کر پانی پینے کا ذکر ملتا ہے (سنن ترمذی: 3881) جس سے اس کے جواز کی طرف بھی اشارہ ہے، لیکن اس کو عادت اور معمول نہیں بنا لینا چاہیے، کبھی کبھار اگر کسی عذر اور مجبوری کی وجہ سے کھڑے ہو کر پینا پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں، مگر ادب اور سلیقہ کے زیادہ مناسب یہی ہے کہ بیٹھ کر پانی پیا جائے، البتہ کھانے کی کوئی بھی چیز بیٹھ کر ہی کھائی جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑮ باوضوہوکردائیں کروٹ پر لیٹنا:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الأَيْمَنِ))

''جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو وضو کرلیا کرو، جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، پھر اپنے دائیں کروٹ پر لیٹا کرو۔''

صحيح البخاری: 247

⑯ سوتے وقت بستر جھاڑنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ))

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹنے لگے تو اسے اپنا بستر جھاڑ لینا چاہیے۔''

صحيح البخاری: 6320

⑰ جوتا پہننے کا مسنون انداز:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُونَ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ)).

''جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو اسے دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے اور جب اُتارے تو پہلے بایاں جوتا اُتارنا چاہیے، تاکہ دایاں جوتا پہننے میں پہلا ہو اور اتارنے میں آخری ہو۔''

صحيح البخاری: 5855 ۔ صحيح مسلم: 2097

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑱ جان پہچان کے بغیر سلام کہنا:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ))

''ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ اسلام کا کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور ہر اس شخص کو سلام کہنا جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے۔''

صحيح البخاري: 12 ـ صحيح مسلم: 39

⑲ بچوں کو سلام کہنا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

''رسول اللہ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے اور ان کو سلام کہا۔''

صحيح البخاري: 6247 ـ صحيح مسلم: 2168

⑳ گھر کے کام کاج میں معاونت:

اگر آدمی گھر میں فارغ ہو اور بیوی کوئی کٹھن کام کر رہی ہو تو اس کا ہاتھ بٹانے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ اس سے محبت بھی بڑھتی ہے اور سنت پر عمل بھی ہوتا ہے۔ خوشگوار زندگی کا یہ بہترین اصول ہے۔ ایسی چھوٹی موٹی معاونت سے بیوی کے دِل میں خاوند کا احساس بڑھ جاتا ہے اور وہ اس کا پہلے سے بھی زیادہ خیال رکھنے لگتی ہے۔

اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سَـأَلْـتُ عَـائِشَةَ: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَـصْـنَـعُ فِـي أَهْلِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

''میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ گھر کے کام کاج کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔''

صحیح البخاری: 676

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ:

كَـانَ يَـخْـصِفُ نَـعْلَهُ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ.

''آپ ﷺ اپنا جُوتا گانٹھ لیا کرتے، اپنے کپڑے کو پیوند لگا لیا کرتے اور اپنے گھر میں اسی طرح کام کاج کیا کرتے تھے جس طرح تم اپنے گھر میں کرتے ہو۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 2489

21: بلندی پر چڑھتے اور اُترتے وقت ذِکر:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا.

''ہم جب چڑھتے تھے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور جب اُترتے تو سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتے تھے۔''

صحیح البخاری: 2993

لہٰذا ہمیں بھی یہ معمول بنا لینا چاہیے کہ کسی چڑھائی پر یا سیڑھیاں وغیرہ چڑھتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سیڑھیاں اُترتے ہوئے سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھنا چاہیے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس سنت کو زندہ کرنے کی ایک بہترین صورت یہ ہے کہ اپنے گھر، آفس، سکول اور فیکٹری میں سیڑھیوں کے شروع پر یہ لکھ کر لگا دیا جائے کہ ''سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں'' اور اسی طرح سیڑھیوں کے اختتام پر یہ لکھ کر لگا دیا جائے کہ: ''سیڑھیاں اُترتے ہوئے سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھیں۔'' بعض جگہوں پر ایسا لکھا ہوا دیکھا بھی گیا ہے، اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ یاددہانی ہو جاتی ہے اور آدمی اس کو دیکھ کر پڑھ لیتا ہے۔

22: موت سے پہلے وصیت:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ، يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ))

''کسی بھی مسلمان آدمی کے یہ لائق نہیں کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کے متعلق وہ وصیت کرنا چاہتا ہو، تو وہ دو راتیں بھی نہ گزارے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود ہو۔''

صحيح البخاري: 2738 ۔ صحيح مسلم: 1627

23 جنازہ جلدی لے جانا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا، وَإِنْ يَكُ سِوٰى ذٰلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ))

''جنازہ جلدی لے جایا کرو، اگر تو وہ (میت) نیک اور صالح ہے تو تم اسے بھلائی کی طرف جلدی لے جا رہے ہو اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے (یعنی نیک نہیں) تو وہ ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار پھینک دو گے۔''

صحيح البخاري: 1315 ۔ صحيح مسلم: 944

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یعنی میت اگر نیک ہے تو اسے جلد سے جلد اُخروی نعمتوں اور قبر کی راحت اور سکون کے سپرد کر دینا چاہیے اور اگر وہ نیک نہیں ہے تو پھر اسے جتنی دیر بھی رکھ لیا جائے؛ کوئی فائدہ نہیں ہے، بلکہ اس کو دفنانے کا کام جلد از جلد نمٹا دینا چاہیے۔

㉔ قبرستان جانا:

ہم دنیا کمانے میں اور عیش و عشرت میں اس قدر رکھو چکے ہیں کہ آخرت کو بھول چکے ہیں۔ ہمیں یہ تک یاد نہیں رہا کہ ہم نے ایک دن مرنا بھی ہے، پھر قبر میں حساب ہونا ہے، جس کے نتیجے پر جزا و سزا مرتب ہوگی۔ قبر؛ آخرت کی زندگی کا پہلا مرحلہ ہے، جو اس مرحلے میں کامیاب ہو گیا وہ آگے بھی کامیابی پائے گا۔ اگر بندہ قبرستان آتا جاتا رہے تو اسے آخرت کی یاد آتی رہتی ہے اور وہ اس کے لیے تیاری بھی کرتا رہتا ہے، تا کہ وہاں کی وحشتوں سے نجات پا سکے، لیکن اگر کوئی قبرستان جائے ہی نہیں تو اسے قبر یاد کیسے رہے گی اور اسے نصیحت کیسے آئے گی؟ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ، فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ ، فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الآخِرَةَ))

''میں نے تمہیں قبرستان میں جانے سے منع کیا تھا لیکن اب محمد (ﷺ) کو بھی اپنی ماں کی قبر دیکھنے کی اجازت مل گئی ہے، لہٰذا تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ آخرت کی یاد دِلاتی ہیں۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 1054

㉕ اعمال میں دوام:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ.

''رسول اللہ ﷺ جب کوئی عمل اختیار کرتے تو اس پر ہمیشگی کرتے تھے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحيح مسلم: 746

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ))

''اللہ کے ہاں تمام اعمال سے محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔''

صحيح البخاري: 6523

یعنی اللہ تعالیٰ کو اعمال کی ایسی کثرت محبوب نہیں ہے جن میں تسلسل اور دوام نہ ہو بلکہ اللہ اس عمل کو زیادہ پسند فرماتا ہے جس کو بندہ ہمیشگی اور تسلسل کے ساتھ کرتا رہے، خواہ وہ عمل تھوڑا ہی ہو۔ آپ روزانہ صرف دو نفل پڑھ لیا کریں، ایک رکوع تلاوت کر لیا کریں، روزانہ دس بار درود شریف پڑھ لیا کریں، روزانہ ایک روپیہ خیرات کر دیا کریں، روزانہ کسی کو مسکرا کر مل لیا کریں، روزانہ اپنے ملازم کی غلطی کو نظر انداز کر دیا کریں، غرضیکہ جو بھی عمل ہو تسلسل اور دوام کے ساتھ ہو، خواہ چھوٹا عمل ہو یا بڑا، تاکہ آپ کا یہ عمل اللہ کو ایسا پسند آئے کہ نجات کا ذریعہ بن جائے۔

سنتوں پر عمل اور تبلیغ

پیارے بھائیو! ان تمام مبارک سنتوں پر آپ خود بھی عمل کرنا شروع کیجیے اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دیں، تاکہ آپ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان میں ذکر ہونے والی فضیلت کے حق دار ٹھہر سکیں:

((مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي، فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً، فَعُمِلَ بِهَا، كَانَ عَلَيْهِ أَوْزَارُ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''جس نے میری سنّت کوزندہ کیا اوراس پرلوگ عمل کرنے لگ گئے تو اسے (اپنے اجروثواب کےعلاوہ)اس پرعمل کرنے والے کے برابربھی اجر ملے گا، اوران کےاجروں میں سے کچھ بھی کمی نہیں ہوگی۔جس نے کوئی بدعت ایجاد کی اوراس پرعمل کیا جانے لگا تو اسے (اپنے گناہ کےعلاوہ)اس پرعمل کرنے والے کے برابربھی گناہ ملتا رہے گا اور جوکوئی بھی اس کا ارتکاب کرے گا اس کے گناہ سے ذرہ بھی کمی نہیں ہوگی۔''

[صحيح لغيره] سنن ابن ماجه: 209

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَـنْ دَعَـا إِلـى هُـدًى كَـانَ لَـهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ يَتَّبِعُهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا))

''جوشخص ہدایت کی طرف دعوت دے،اسے ان لوگوں کے برابراجروثواب ملے گا جواس (ہدایت) کی اتباع کریں گے(اور) یہ ان کےاجروں میں سے کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔''

[صحيح] سنن الترمذي، أبواب العلم، باب ما جاء فيمن دعا إلى هدى فاتبع أو إلى ضلالة، ح: 2674

یعنی عمل کرنے والوں کوبھی پورا اجر ملے گا اوراس نیک عمل کی دعوت دینے والے کوبھی ان کے برابر پورا اجر ملے گا،ان میں سے ایک کو اجر دینے کے لیے کسی دوسرے کے اجر سے کمی نہیں کی جائے گی بلکہ اللہ کی رحمت اس قدر وسیع ہے کہ سب کو پورا پورا اجروثواب ملے گا۔ربِ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خطبہ رائٹر

حافظ فیض اللہ ناصر

03214697056

خطبہ حاصل کرنے کے لیے

03034125519

03014843312

03424449009

تاثرات اور مشورہ کے لیے

حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)

03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com